ایصالِ ثواب سنت ہے
www.nafseislam.com

[عرضِ ناشر]

مرحومین کے لئے ایصالِ ثواب کرنا ہر دور میں جاری وساری رہا ہے۔اس کی برکت سے نہ صرف دنیا سے رخصت ہوجانے والے راحت وفرحت وخوشی محسوس کرتے ہیں بلکہ خود ثواب بھیجنے والا بھی بے شمار فائدے حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے،جیسا کہ رسالے کے مطالعے سے بخوبی واضح ہوجائے گا۔

انسان کو چاہئے کہ عبادات اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی ادائیگی کی راہ مین رکاوٹ بننے والے شیطانی وسوسوں کی کاٹ کے لئے مکمل عملی کوششیں بھی ضرور پیشِ نظر رکھے تاکہ کسی بھی موقعہ پر شیطانی مداخلت ،برکات وفضائل سے محرومی کا سبب نہ بن سکے۔

ایصالِ ثواب کے معاملے میں بھی شیطان کئی طرح سے رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوششیں کرتا ہے ،مثلاً اس قسم کے سوالات ذہن میں ڈالتا ہے کہ

☆ اپنے اعمال کا ثواب اپنے مرحومین کو دینا کہاں سے ثابت ہے؟ ☆ جو مرگیا،اسے زندہ کس طرح نفع پہنچا سکتا ہے؟ ☆ تیجے، چالیسویں وغیرہ میں جمع ہوکر ایصالِ ثواب کرنا کیوں ضروری ہے؟ ☆ کھانا سامنے رکھ کر ہی ایصالِ ثواب کیوں؟

وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے وسوسے اور دیگر سوالات ہیں کہ جن کے جوابات رکھنا بہت ضروری ہے ۔اسی بات کو پیشِ نظر رکھ کر یہ رسالہ سوالاً وجواباً ترتیب دیا گیا ہے۔یقیناً اس کا مطالعہ ہر مسلمان بھائی وبہن کے لئے یکساں مفید ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کو مؤلف ،ناشر اور ہر مطالعہ فرمانے والے مسلمان بھائی کے لئے عظیم الشان ثواب جاریہ بنائے۔آمین بجاہ النبی الامین (ﷺ)

خادمِ مکتبہ اعلیٰ حضرت (قدس سرہ العزیز)

محمد اجمل قادری عطاری

۶ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ بمطابق 1 اپریل 2001ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال نمبر﴿1﴾:۔

مرحومین کوثواب بھیجنے کوشرعی طور پر کیا کہتے ہیں؟

جواب:۔

اسے ایصالِ ثواب کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر﴿2﴾:۔

لفظِ ایصال کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔

ایصال کا مطلب ہوتا ہے''بھیجنا''اور ثواب کا مطلب ہے''اعمال کا بدلہ''......یا......''وہ چیز کہ جس کے باعث انسان، اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ومغفرت اور رسول اللہ (ﷺ) کی جانب سے شفاعت کا مستحق ہوجاتا ہے۔''﴿کتاب التعریفات للجرجانی﴾

معلوم ہوا کہ اپنے اعمال کا بدلہ مرحومین کے نامہ اعمال میں بھیجنے کا نام''ایصالِ ثواب''ہے۔

سوال نمبر﴿3﴾:۔

کیا اس پر کوئی دلیل موجود ہے کہ زندہ لوگوں کی طرف سے مردوں کو دعا وایصالِ ثواب کی بناء پر کسی قسم کا نفع پہنچتا ہے؟

جواب :۔

جی ہاں، اس پر قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ میں بے شمار دلائل دیے جاسکتے ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

آیت کریمہ سے دلائل

[1] تیرھواں پارہ سورہ ابراھیم (آیت ۴۱) میں ارشاد ہوا، " ربنا اغفر لی و الوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب ☆ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب ہوگا۔﴿ترجمہ کنز الایمان﴾

معلوم ہوا کہ دعاء سے نہ صرف پہلے گزرے ہوئے فیضیاب ہوتے ہیں بلکہ بعد میں آنے والوں کو بھی اس کی برکات میں حصہ حاصل ہوتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دعا فرمانا بے کار ولغو جائے گا اور نبی سے بے کار اور لغو کاموں کا صدور نہیں ہوتا۔

[2] چوبیسواں پارہ سورۃ المؤمن (آیت ۷) میں ذکر ہوا، "الذین یحملون العرش ومن حولہ بحمدربھم ویؤمنین بہ ویستغفرون للذین امنو .

[3] اٹھائیسواں پارہ، سورۃ الحشر (آیت ۱۰) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، " والذین جائو من بعد ھم یقولون ربنا اغفرلنا ولا خوانا الذین سبقو نا بالایمان ☆"

اور وہ جو اُن کے بعد آئے، عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔﴿ترجمہ کنزالایمان﴾

آیت پاک میں "والذین جائو من بعد ھم" سے مراد قیامت تک آنے والے مسلمان ہیں۔ اور ان کا مقامِ مدح میں ذکر فرمانا ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس کام سے راضی وخوش ہے اور یہ مسلمہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ بے کار ولغو کاموں سے خوش نہیں ہوتا، لہٰذا معلوم ہوا کہ ان کا گذرے ہوئے لوگوں کے لئے دعائے مغفرت فرمانا بے کار نہیں، اور جب یہ بے کار نہیں تو یقیناً کارآمد ثابت ہوگی اور جب اس عمل کا کارآمد ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہوگیا تو معلوم ہوا کہ

زندوں کی دعا سے مردوں کو نفع حاصل ہوتا ہے۔

احادیث مبارکہ سے براهین ودلائل

(1) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنھا) بیان فرماتی ہیں کہ ''رسول اللہ (ﷺ) نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جس کے ہاتھ، پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں، سو قربانی کے لئے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا، ''اے عائشہ! چھری لاؤ۔'' پھر فرمایا، ''اسے پتھر پر تیز کرو۔'' میں نے اس کو تیز کیا۔ پھر آپ نے چھری لی، مینڈھے کو پکڑا، اس کو لٹایا اور ذبح فرمانے لگے، پھر فرمایا، ''اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد، آلِ محمد اور امتِ محمد کی طرف سے اسے قبول فرما۔ پھر اس کی قربانی کی۔''

﴿مسلم ،باب استحباب الاضحية وذبحها مباشرة﴾

(2) حضرت ابراہیم بن صالح (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا کہ ''ہم حج کے ارادے سے نکلے تو ایک شخص (یعنی حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)) ملے، فرمانے لگے'' تمہاری ایک بستی ہے جس کا نام ''ابلۃ'' ہے؟'' ہم نے کہا ہاں۔ فرمایا، ''تم میں سے کون مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے وہ مسجدِ عشار میں دو...... یا...... چار رکعتیں ادا کرے اور کہے کہ ''اس نماز کا ثواب ابو ہریرہ کے لئے ہے۔'' میں نے اپنے خلیل ابو القاسم (ﷺ) سے سنا ہے کہ بے شک مسجدِ عشار سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے شہیدوں کو اٹھائے گا کہ سوائے شہداءِ بدر کے اور کوئی ان کا ہم سر نہ ہوگا۔ ﴿ابو دائود﴾''

(3) حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنھما) فرماتے ہیں کہ ''ایک شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی، ''یا رسول اللہ (ﷺ)! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو انہیں فائدہ پہنچے گا؟'' فرمایا ''ہاں!'' اس شخص نے عرض کی کہ میرا ایک باغ ہے

،میں آپ لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اسے اپنی ماں کی طرف سے راہِ خدا ﷻ میں دے دیا۔ ﴿ابو دائود﴾

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ (ﷺ) سے عرض کی ''یارسول اللہ (ﷺ)! میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے مال چھوڑا ہے لیکن کوئی وصیت نہیں کی۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جائے گا؟'' آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ''ہاں!'' ﴿مسلم﴾

(5) حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے رحمتِ عالم (ﷺ) سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کروں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا ''ہاں کرو۔'' میں نے عرض کی ''کون سا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا ''پانی پلانا۔''

﴿نسائی﴾

(6) حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم (ﷺ) سے کچھ وصیت کی کہ ''میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور کچھ مال بھی چھوڑا ہے، لیکن کچھ وصیت کر کے نہیں گئے۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو یہ صدقہ ان کے لئے کفارہ اور نجات کا سبب بن سکتا ہے یا نہیں؟'' رسول اللہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ''ہاں! بن سکتا ہے۔'' ﴿نسائی﴾

(7) حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے ماں باپ کی طرف سے کرے کیونکہ اس کا ثواب دونوں کو ملے گا اور اس شخص کے ثواب میں کچھ بھی کم نہ کیا جائے گا۔

﴿طبرانی اوسط﴾

(8) مروی ہے کہ ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے حاضر ہو کر عرض کی کہ "یارسول اللہ (ﷺ)! میں اپنی زندگی میں ان کے ساتھ نیک سلوک کیا کرتا تھا، اب وہ مر گئے ہیں تو ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟" سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا "ان کے مرنے کے بعد نیک سلوک میں سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھے۔"

نوٹ:۔ یہاں نماز سے مراد نفل نماز اور روزوں سے مراد نفل روزے مراد ہیں کیونکہ فرض، نماز ، روزے ایک دوسرے کی طرف سے ادا نہیں کئے جاسکتے۔

(9) عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنھا) سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کی "یارسول اللہ (ﷺ)! میری والدہ اچانک وفات پا گئیں ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ضرور صدقہ و خیرات کرتیں ۔اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟" نبی کریم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا "ہاں!" پس اس عورت نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ و خیرات کی۔" ﴿ابوداؤد﴾

(10) مروی ہے کہ حسنینِ کریمن (رضی اللہ عنھما) حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

﴿شرح الصدور بشرح الموتی والقبور﴾

(11) حضرتِ حنش (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے، ایک رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے۔آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ، "مجھے رسول اللہ (ﷺ) نے اس بات کا حکم فرمایا ہے، پس میں اسے کبھی نہ چھوڑوں گا۔"

﴿ترمذی ۔باب فی الاضحیة بکبشین﴾

(12) مروی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سوغلام آزاد کئے جائیں تو ہشام نے ۵۰ غلام آزاد کردیئے۔ اس کے بیٹے عمر بن العاص (رضی اللہ عنہ) نے ۵۰ آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن انہوں نے سوچا کہ پہلے اس سلسلے میں رسول اللہ (ﷺ) سے دریافت کیا جائے۔ چنانچہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اوراور بقیہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، ''اگر تیرا باپ اسلام وایمان کے ساتھ رخصت ہوتا تو پھر تو اس کی طرف سے غلام آزاد کرتا......یا......صدقہ کرتا......یا......حج کرتا تو ان اعمال کا ثواب اس کو پہنچ جاتا۔'' ﴿ابوداؤد﴾

(13) حضرت ابنِ عباس (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) مردوں کو ان کے عزیز واقارب اور بھائیوں کی طرف سے دعا، صدقہ اور عبادات کے لئے ترغیب فرماتے رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ تمام چیزیں مردوں کو نفع دیتی ہیں۔

﴿کشف الغمہ للامام عبد الوھاب الشعرانی انی المجلد الاول ۱۷٤)

مذکورہ احادیثِ کریمہ درج ذیل نکات حاصل ہوئے۔

(i) ایصالِ ثواب، جائز اور پیارے آقا (ﷺ) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) کی سنتِ مبارکہ ہے۔ (جیسا کہ تقریباً تمام احادیث سے ثابت ہوا۔)

(ii) پیارے آقا (ﷺ) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) نے ایصالِ ثواب کے لئے ترغیب ووصیت فرمائی۔ (جیسا کہ حدیث نمبر 2، 11 اور 31 سے ثابت ہوا۔)

(iv) ایصالِ ثواب جس طرح دنیا سے پردہ کئے ہوئے مسلمانوں کے لئے کیا جاسکتا

ہے اسی طرح موجودہ اور آئندہ آنے والوں کے لئے بھی جائز و ممکن ہے۔ (جیسا کہ حدیث نمبر 1 سے ثابت ہوا۔)

(v) ایصالِ ثواب صرف مسلمانوں کو کر سکتے ہیں، کفار کے لئے جائز نہیں اور بالفرض کوئی کرے بھی تو انہیں اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ (جیسا کہ حدیث نمبر 12 سے معلوم ہوا۔)

(vi) ایصالِ ثواب کی برکت سے مرحومین کے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے۔ (حدیث نمبر 4 سے ثابت ہوا۔)

(vii) ایصالِ ثواب مردوں کے لئے نجات کا سبب ہو سکتا ہے۔ (حدیث نمبر 6 سے ثابت ہوا۔)

سوال نمبر﴿4﴾:۔

ایصالِ ثواب کی برکت سے ثواب و نجات و کفارۂ ذنوب کے علاوہ مردوں کو اور کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟

جواب:۔

اس کی برکت سے بے شمار نعمتیں بھی حاصل ہو جاتی ہیں، جس کی معرفت کے لئے درج ذیل روایات کا مطالعہ فرمایئے۔

☆مرمے کی خوشی:۔

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا کہ ”جب کوئی میت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو حضرت جبرائیل (علیہ السلام) اسے ایک نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ارشاد فرماتے ہیں کہ اے گہری قبر کے ساتھی! یہ تحفہ تیرے

گھر والوں نے بھیجا ہے، اسے قبول کر لے۔'' پھر جب وہ ثواب اس کی قبر میں داخل ہوتا ہے تو وہ مردہ اس سے بے حد خوشی محسوس کرتا ہے اور اس کے وہ پڑوسی غمگین ہو جاتے ہیں کہ جن کی طرف کوئی شے ہدیہ نہیں کی گئی ہوتی۔'' ﴿طبرانی﴾

☆فسادی کی مغفرت:۔

حضرت عبداللہ بن صالح (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے ابونواس کو (اس کے مرنے کے بعد) خواب میں دیکھا کہ وہ بڑی نعمتوں میں ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟'' اس نے جواب دیا کہ ''اللہ تعالیٰ نے میری بخشش فرمانے کے ساتھ ساتھ یہ نعمتیں بھی عطا فرمائی ہیں۔'' میں نے دریافت کیا کہ ''تیری مغفرت کا سبب کیا چیز بنی حالانکہ تو تو فسادی تھا؟'' اس نے کہا کہ ''دراصل ایک نیک شخص رات کو قبرستان میں آیا اور اپنی چادر بچھا کر اس پر دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں دو ہزار مرتبہ سورۂ اخلاص یعنی ''قل ھواللہ احد'' پڑھ کر اس کا ثواب تمام قبرستان والوں کو بخش دیا۔ چنانچہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام قبرستان والوں کی مغفرت فرما دی اور چونکہ میں بھی ان میں شامل تھا۔ لہٰذا مجھے بخش دیا۔ ﴿شرح الصدور﴾

☆ایصال ثواب کی برکت:۔

ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کی تمام قبریں پھٹ گئی ہیں اور مردے ان سے بالکل باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اسے جا کر سلام کی اور پوچھا کہ ''یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟'' اس نے جواب دیا کہ ''زندہ لوگ جو کچھ صدقہ

……یا……دعا……یا……درود وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں

۔''اس نے کہا تم کیوں نہیں چنتے ؟''

جواب دیا'' مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر مجھے بخشتا ہے۔''

یہ شخص صبح اسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں اس نے نوجوان سے پوچھا'' تم کیا پڑھ رہے ہو'' اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔'' کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا جس کا بیٹا اسے قرآن پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اسے چنتے دیکھ کر سے بہت تعجب ہوا، اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے کا بھی انتقال ہوگیا ہے۔﴿روض الریاحین﴾

☆غمزدہ نوجوان:۔

حضرت صالح (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ'' میں ایک مرتبہ سب جمعہ کو جامع مسجد کی طرف جارہا تھا کہ صبح کی نماز وہاں پڑھوں۔ چونکہ صبح ہونے میں ابھی دیر تھی چنانچہ میں راستے میں ایک قبرستان میں داخل ہوکر بیٹھ گیا۔ بیٹھتے ہی میری آنکھ لگ گئی، میں نے دیکھا کہ سب قبریں پھٹ گئی ہیں اور ان سے مردے باہر نکل کر آپس میں ہنسی خوشی باتیں کر رہے ہیں۔ اتنے میں ایک نوجوان بھی قبر سے باہر نکلا، اس کے کپڑے میلے تھے، وہ غمگین حالت میں ایک جانب بیٹھ گیا ۔تھوڑی دیر میں آسمان سے بہت سے فرشتے اترے، جن کے ہاتھوں میں تھال تھے، جن پر نورانی

رومال ڈھکے ہوئے تھے، وہ ہر مردے کو ایک تھال دیتے جاتے تھے اور جو مردہ تھال لیتا وہ اپنی قبر میں واپس چلا جاتا۔

جب سب تھالے چکے تو وہ نوجوان خالی ہاتھ قبر میں واپس جانے لگا۔ میں نے اس نوجوان سے دریافت کیا کہ "تمہارے غمگین ہونے کی کیا وجہ ہے اور یہ تھال کیسے تھے؟" اس نے جواب دیا کہ "یہ تھال ان ہدیوں کے تھے جو زندہ لوگوں نے اپنے اپنے مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا ۔ میرا ایک ماں کے علاوہ اور کوئی نہیں جو ہدیہ بھیجے اور خود ماں بھی دنیا میں پھنس کر رہ گئی ہے۔ اس نے دوسری شادی کر کے اپنی مصروفیت بڑھالی ہے، اب وہ مجھے کبھی یاد نہیں کرتی۔"

میں نے اس کی ماں کا پتہ کر کے معلوم کیا اور دوسرے دن جا کر اسے پردے میں بلا کر تمام معاملہ بیان کیا۔ اس عورت نے کہا کہ "بے شک وہ میرا بیٹا تھا میرا لختِ جگر تھا۔" پھر اس نے مجھے دس ہزار درہم دئے اور کہا کہ "یہ میرے بیٹے کی طرف سے صدقہ کر دینا اور میں آئندہ اسے دعا و ایصالِ ثواب کے ذریعے یاد رکھوں گی۔"

میں نے حسب ہدایت وہ رقم نوجوان کی طرف سے صدقہ کر دی۔ کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اس مجمع کو اسی طرح دیکھا۔ اب کی مرتبہ وہ نوجوان بھی اچھی سی پوشاک پہنے ہوئے بہت خوش تھا، وہ تیزی سے میرے جانب آیا اور کہنے لگا کہ "اے صالح! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آپ کا ہدیہ مجھ تک پہنچ گیا۔"

﴿روض الرياحين﴾

☆ماں جنت میں:۔

حضرت محی الدین ابنِ عربی (رضی اللہ عنہ) ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔

وہاں ایک نوجوان بھی موجود تھا کہ کشف کے معاملے میں معروف تھا۔آپ نے دیکھا کہ کھانے کھاتے ہوئے وہ رفعتاً رونے لگا۔وجہ معلوم کرنے پر بتایا کہ بذریعہ کشف مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے میری ماں کو جہنم میں لے جا رہے ہیں۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''میرے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا۔میں نے دل ہی دل میں اس کی ماں کو ایصالِ ثواب کردیا۔'' وہ لڑکا فوراً ہنس پڑا، میں نے سبب پوچھا تو کہنے لگا کہ ''میں نے ابھی دیکھا ہے کہ فرشتے میری ماں کو جنت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ ﴿الملفوظ﴾

سوال نمبر ﴿5﴾:۔

فرض و واجب ونفل و مستحب میں سے کس کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے؟ نیز ایک شخص مثلاً زید نے اپنی نیکی، دس مردوں کو ایصال کی تو کیا سب کو وہ ایک ایک ملے گی...... یا...... وہ ایک نیکی ہی دس ٹکڑے کر کے تقسیم کی جائے گی؟

جواب:۔

ایصالِ ثواب کے لئے نفل نماز، روزہ صدقہ و خیرات ہی ضروری نہیں بلکہ ہر فرض و واجب وسنت و مستحب کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔نیز ایصال، شدہ نیکی تقسیم نہیں کی جائے گی، بلکہ ہر ایک کو پوری پوری ایک ملے گی۔اس پر بطورِ سند فقہہِ حنفی کی مستند و معتبر کتاب ''ردالمحتار'' میں درج شدہ یہ مسئلہ بغور پڑھیے۔

مسئلہ:۔نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر نیک عمل فرض ونفل کا ثواب مردوں کو پہنچایا جا سکتا ہے، ان سب کو پہنچے گا اور بھیجنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے امید ہے کہ سب مُردوں کو پورا پورا حصہ ملے گا یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ملے

۔﴿رد المختار﴾

سوال نمبر﴿6﴾:۔

کیا جس طرح پہلے گزرے ہوؤں کو ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے اسی طرح آنے والوں اور موجود زندہ لوگوں کو بھی کیا جاسکتا ہے؟

جواب:۔

اس کا جواب ضمناً پیچھے گزر چکا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے، چاہے موجود زندہ ہوں یا گزر چکے ہوں یا آئیندہ آنے والے ہوں۔

اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) تحریر فرماتے ہیں ''(ایصال ثواب کرنے والا ایصال میں) حضور (ﷺ) کے طفیل میں تمام انبیاءِ (علیہم السلام) اولیائے عظام (رحمھم اللہ) اور مؤمنین و مؤمنات جو گزر گئے اور جو موجود ہیں او جو قیامت تک آنے والے ہیں، سب کو شامل کر سکتا ہے اور یہی افضل ہے۔ صحیحین (یعنی بخاری و مسلم) میں ہے کہ ''نبی اکرم (ﷺ) نے دو مینڈھوں کی قربانی کی، جن کے رنگ سفیدی سیاہی ملے ہوئے تھے۔ ایک اپنی طرف سے، دوسری امت کی طرف سے۔﴿فتاویٰ رضویہ جدید﴾

مدنی گذارش

جب ''ردالمختار'' میں مذکورہ مسئلے سے معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت سے امید ہے کہ ایصال کیا ہوا ثواب، مطلوبہ مُردوں تک بغیر ٹکڑے کئے پہنچایا جائے گا اور ہر قسم کے مردوں کو ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے تو پھر ثواب بھیجنے والے کو چاہئے کہ اپنی سوچ میں وسعت پیدا کرے اور افضل

صورت کو اختیار کرتے ہوئے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ دیگر مؤمنین و مؤمنات کو بھی ایصالِ ثواب میں شریک کرنے کو اپنے لئے بہت بڑی سعادت تصور کرے چاہے وہ وفات پا چکے ہوں......یا......موجود ہوں......یا......قیامت تک آنے ہوں۔

سوال نمبر ﴿7﴾:۔

ایصالِ ثواب کا درست و مناسب طریقہ کیا ہے؟

جواب:۔

اس کا مناسب ترین طریقہ جاننے کے لئے اعلیٰ حضرت (قدس سرہ) سے کیا گیا ایک سوال اور آپ کی طرف سے جواب حاضرِ خدمت ہے۔

سوال:۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مقابر یعنی قبرستان میں ایک شخص سورۂ فاتحہ واخلاص و"قل یاایھا الکفرون" اور "قل اعوذ برب الناس" وغیرہ پڑھ کر ہاتھ اٹھا تا کر دعا کرتا ہے کہ "یااللہ عزوجل ان آیات کا ثواب روحِ مقدس حضرت (ﷺ) اور صحابہ و تابعین و اولیائے امت (رضی اللہ عنھم اجمعین) اور آدم علیہ السلام سے اس وقت تک جو مسلمان مرے ہیں اور جو یہاں مدفون ہیں، سب کی ارواح کو پہنچے یا پہنچادے، اس کی اصلاح فرمائی جائے۔"

جواب:۔

اس میں اتنا اضافہ اور کرنا انسب (یعنی زیادہ مناسب) ہے کہ "جتنے مسلمان مرد و عورت اب موجود ہیں اور جتنے قیامت تک آنے والے ہیں، ان سب کی ارواح کو پہنچادے۔" تو اس شخص کو تمام مؤمنین اولین و آخرین سب کی گنتی کے برابر ثواب ملے گا۔﴿فتاویٰ رضویہ ۔جلد

﴿نہم جدید﴾

سوال نمبر ﴿8﴾:۔کیا ایصالِ ثواب سے مرحوم کو ثواب ملتا ہے۔

جواب :۔

جی ہاں! یقیناً، یہ اللہ تعالیٰ کا کرم وفضل ہے کہ وہ ایصالِ ثواب کی برکت سے نہ صرف مرحومین کو نفع پہنچاتا ہے، بلکہ اس کارِ خیر میں مشغول شخص کے لئے بھی اپنی رحمت کے مزید دروازے کھول دیتا ہے، جس کا اندازہ درج ذیل روایات وحکایات سے لگایئے۔

☆ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جو قبرستان سے گزرے پھر سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو ہدیہ کرے تو اسے مُردوں کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔

﴿دارِ قطنی﴾

☆جنت میں محل:۔

حضرت مالک بن دینار (قدس سرہ العزیز) ارشاد فرماتے ہیں کہ "ایک مرتبہ میں جمعۃ المبارک کی رات قبرستان گیا تو وہاں ایک چمک دار نور دیکھا، پس میں نے کہا کہ "لا الہ الا اللہ" مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کی مغفرت فرمادی ہے۔"

اچانک میں نے دور سے ایک غیبی آواز سنی کہ "اے مالک! یہ مؤمنین کی طرف سے اپنے قبرستان والے بھائیوں کے لئے تحفہ ہے۔" میں نے کہا اس ذات پاک کی قسم جس نے تجھے گویا کیا (یعنی بولنے پر قدرت عطا فرمائی) تو مجھے خبر دے کہ وہ کیا ہے؟" اس نے جواب دیا کہ اسی جمعہ کی رات کو مؤمنین میں سے ایک شخص نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی، ہر رکعت کے بعد "قل یا

ایها الکفرون " اور سورۂ اخلاص پڑھی۔ پھر یوں عرض گذار ہوا کہ "اے اللہ عزوجل! میں ان دو رکعتوں کا ثواب اس قبرستان کے تمام مسلمان مردوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔" پس (اس ایصال ثواب کی برکت سے) اللہ تعالیٰ نے ہماری قبروں میں نور، روشنی، خوشی، اور مشرق سے مغرب تک کشادگی عطا فرمائی۔"

امام مالک (قدس سرہ العزیز) فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بھی ہر جمعہ کی رات کو وہ دو رکعتیں پڑھنا شروع ہو گیا۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں رسول اللہ (ﷺ) کی زیارت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، "اے مالک! جتنے نور تو نے میری امت کو پیش کیے ہیں ان کی تعداد کے برابر اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش فرما دی ہے اور تجھے اس کا ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے جنت میں ایک محل بھی تعمیر فرمایا ہے۔" ﴿شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور﴾

سوال نمبر ﴿9﴾:۔

کیا ایصالِ ثواب کے لئے کوئی خاص وقت مقرر ہے یا کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے؟

جواب:۔

شرعی لحاظ سے اس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ ہاں اس سلسلے میں دو باتیں قابلِ توجہ ہیں۔

﴿1﴾ میت کے دنیا سے چلے جانے کے بعد تین دن تک صدقہ کرنا مستحب ہے۔

امام طاؤس (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ مردے اپنی قبور میں سات روز تک آزمائش میں رہتے ہیں، اس لئے صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم) سات روز تک ان مردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ ﴿الحاوی للفتاوی. جلد ۲.۱۷۸﴾

نوٹ:۔امام طاؤس ایک جلیل القدر تابعی گزرے ہیں۔

شیخ عبدالحق محدثِ دہلوی (رحمۃ اللہ) فرماتے ہیں کہ ”میت کے دنیا سے جانے کے بعد ساتھ دن تک اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے۔“ ﴿اشعتہ العمات﴾

﴿2﴾ سات دنوں کے بعد ہر شب جمعہ، عید کے دن، عاشوراء (یعنی دس محرم) کے دن اور شب برأت میں ایصالِ ثواب بہت بہتر ہے۔اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ”شیخ الاسلام“ ”کشف الغطاء عما لزم للموتی علی الاحیاء (یعنی اس چیز سے پردے کا ہٹنا جو زندوں پر مُردوں کے لئے لازم ہے) کی فصل ہشتم (یعنی آٹھویں فصل) میں فرماتے ہیں کہ ”غرائب اور خزانہ میں منقول ہے کہ مؤمنین کی روح غمناک بلند آواز سے ندا کرتی ہے کہ ”اے میرے گھر والوں! اے میری اولاد! اے میرے رشتہ داروں! صدقہ کر کے ہم پر مہربانی کرو۔“

﴿فتاویٰ رضویہ جلد نہم جدید﴾

سوال نمبر ﴿10﴾:۔

پیچھے کہا گیا ہے کہ ایصال ثواب کے لئے من جانب شریعت کوئی خاص وقت مقرر نہیں، تو پھر آج کل تیجہ و چالیسواں و گیارہویں و بارہویں و کونڈے کے نام سے ایصال ثواب کے لئے دن کیوں مخصوص کر لئے گئے ہیں؟

جواب:۔

جواب سے پہلے یاد رکھئے کہ تعیین (یعنی وقت وغیرہ مقرر کرنا) دو طرح ہوتی ہے۔

(۱) عرفی (۲) شرعی

(۱) شرعی:۔ تعیینِ شرعی کا مطلب ہے کہ کسی عبادت وغیرہ کے لئے شریعت کی جانب سے

وقت مقرر کیا جانا۔

(۲)**عرفی**:۔ تعینِ عرفی سے مراد یہ ہے کہ شریعت کی جانب سے تو وقت مقرر نہ ہو لیکن لوگ اپنی اور دیگر مسلمانوں کی سہولت کی خاطر نیک اعمال وافعال کے لئے کوئی وقت مخصوص کر لیں۔ جیسے نمازوں کی جماعت کے لئے مساجد میں وقت مخصوص ہوتا ہے تاکہ لوگ باآسانی خیال رکھ کر شریکِ جماعت ہوسکیں۔ حالانکہ شریعت کی جانب سے روزانہ ٹھیک اسی وقت نمازِ باجماعت ادا کرنے کا کوئی مطالبہ نہیں۔

اب سوال کا جواب یہ کہ "مذکورہ ایصالِ ثواب کی صورتوں کے لئے وقت کی تعیین شرعی نہیں بلکہ عرفی ہے۔"

سوال نمبر ﴿11﴾

کیا تعیین عرفی پر کوئی شرعی دلیل موجود ہے؟

جواب:۔

جی ہاں! پیارے آقا (ﷺ) اور صحابہکرام (رضی اللہ عنھم) کا عمل مبارک اس پر واضح دلیل ہیں۔ مثلاً

{1} مروی ہے کہ سرکار (ﷺ) جمعرات کے روز سفر پر روانہ ہونا پسند فرماتے تھے۔ ﴿بخاری﴾

{2} منقول ہے کہ رحمتِ عالم (ﷺ) ہر ہفتے کے روز مسجدِ قبا میں پیدل وسواری کی حالت میں تشریف لے جاتے تھے اور حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ﴿بخاری﴾

{3} روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) ہر جمعرات کے روز لوگوں کو وعظ

ونصیحت فرمایا کرتے تھے۔﴿بخاری﴾

سوال نمبر﴿12﴾:۔

لیکن ان دنوں ایک مقام پر جمع ہو کر ہی عبادات کیوں اختیار کی جاتیں ہیں؟ کیا اکیلے اکیلے، اپنے اپنے مقام پر ایصال ثواب ممکن نہیں؟

جواب:۔ اکیلے اکیلے بھی ممنوع نہیں لیکن اجتماعیت اختیار کرنے کی کئی وجوہات ہیں۔

(1) اجتماعی طور پر عبادت عموماً نفس پر گراں نہیں گزرتی۔ وہی لوگ جو عام حالات میں عبادات کی طرف مائل نہیں ہوتے، صرف اجتماعیت کی برکت سے عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی محافل میں شریک نہ ہوتے تو شاید یہ وقت بھی کسی گناہ میں صرف کر رہے ہوتے۔

(2) اجتماعی طور پر ذکر وعبادت، اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں مقبول ہونے کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے جیسا کہ اجتماعی ذکر کی فضیلت میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ کوئی ایسی جماعت نہیں جو اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے مگر انہیں فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ان پر سکینہ اترتا ہے اور اپنے پاس والے فرشتوں میں اللہ تعالٰی ان کا ذکر کرتا ہے۔"

﴿مشکوۃ المصابیح باب ذکر اللہ﴾

سوال﴿13﴾:۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ کھانے وغیرہ کا ایصال ثواب کرتے وقت اسے سامنے رکھا جاتا ہے، کیا اس طرح کرنا ضروری ہے؟

جواب:۔

جی نہیں، ضروری تو نہیں، لیکن چونکہ کئی سنتوں پر عمل کا موقعہ مل جاتا ہے، لہذا اس طریقے کو اختیار کرنا باعثِ برکت وسعادت ہے۔ مثلاً

(۱) ایصالِ ثواب کرنا

(۲) کھانا سامنے رکھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ نیز اس سے کھانے میں برکت واضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ''حضرت ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے حضرت اسلیم (رضی اللہ عنھا) سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کی آواز سنی ہے جو ضعیف معلوم ہوتی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟'' تو انہوں نے کہا ''ہاں۔'' پھر انہوں نے جو چند روٹیاں نکالیں اور اوڑھنی کے کونہ میں لپیٹ کر کے مجھے پکڑائیں اور باقی اوڑھنی مجھے اوڑھا کر رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں بھیجا ۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں کافی لوگ موجود تھے۔ میں دوسرے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

سرکارِ دوعالم (ﷺ) نے مجھے فرمایا ''کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟'' میں نے عرض کیا ''جی ہاں۔'' تو رسول اکرم (ﷺ) نے اپنے پاس حاضرین لوگوں سے فرمایا، ''اٹھو۔'' حضرت انس فرماتے ہیں، وہ سب چل پڑے تو میں ان کے آگے آگے چل کر ابو طلحہ کے پاس آ کر انہیں اس چیز کی خبر دی تو ابو طلحہ نے اِم سلیم (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ ''سرکارِ مدینہ (ﷺ) کے ہمراہ لوگ بھی آ رہے ہیں اور ہمارے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو ان سب کو کھلا سکیں؟''

حضرت اُمِ سلیم نے کہا ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' حضرت انس (رضی اللہ

عنہ) فرماتے ہیں حضرت ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) دونوں گھر میں داخل ہوئے۔

رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا، ''اے ام سلیم! تیرے پاس جو کچھ ہے لے آؤ۔'' تو وہ وہی روٹیاں لے کر حاضر ہوئیں۔ رحمتِ دو عالم (ﷺ) نے ان روٹیوں کو توڑنے کا حکم دیا۔ پھر ام سلیم (گھی) کی کپی اوندھا کر کر روغنی کر دیا۔ پھر رسول اللہ (ﷺ) نے ان ٹکڑوں پر جو چاہا، پڑھا۔ پھر ارشاد فرمایا، ''دس شخصوں کو بلاؤ۔'' وہ آئے اور سیر ہو کر کھا کر چلے گئے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ''اور لوگوں کو بلاؤ۔'' وہ بھی آئے سیر ہو کر کھا کر چلے گئے۔ پھر فرمایا، ''دس اور لوگوں کو بلاؤ۔'' وہ بھی سیر ہو کر کھا کر چلے گئے۔ غرض سب لوگ سیر ہو گئے اور ستر (70) یا اسی (80) لوگ تھے۔

﴿بخاری و مسلم﴾

سوال نمبر ﴿14﴾:۔

اگر کوئی ان دلائل کے جاننے کے باوجود ایصالِ ثواب کے لئے مخصوص کھانے کو حرام اور ایصالِ ثواب کرنے والے کو بدعتی قرار دیتا ہے تو شرعی لحاظ سے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب:۔

یقیناً جو شخص اس کھانے کو جس پر اللہ تعالیٰ کا پاک کلام پڑھا گیا حرام اور سنت پر عمل پیرا ہونے والے کو گناہگار و بدعتی قرار دے وہ خود بدعتی و گناہگار ہے اور اسے روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے بارے میں جواب دہ ہونا پڑیگا۔ ایسے حضرات کو ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی کام سے منع نہ فرمائے تو یہ کون ہوتے ہیں منع کرنے والے؟ کاش ایسے حضرات ذیل آیات پر غور کرنے کی زحمت گوارا کر لیتے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے،

"یا ایها الذین امنو لا تحرمو طیبت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا

ان للہ لایحب المعتدین ☆ ......اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے

تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

﴿ترجمہ کنزالایمان۔پ ۷ ۔مائدہ ۔آیت ۸۷﴾

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا، "قل ارایتم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتم منہ

حراما وحلالا

قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون ☆

تم فرماؤ، بھلا تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا اس میں تم نے اپنی طرف سے حلال وحرام

ٹھہرالیا، تم فرماؤ کیا اللہ نے تمہیں اسکی اجازت دی......یا......اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔"

"﴿ترجمہ کنز الایمان ۔پ ۱۱ ۔یونس ۔آیت ۵۹﴾"

اللہ تعالیٰ ہمیں ایصالِ ثواب کے ذریعے تمام مسلمانوں اور خود اپنے آپ کو بھی فیضیاب

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)